فون نمبر ۹ ۔ تار کا پتہ : ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

يوم چہار شنبہ
خطبہ نمبر ۲۷
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۸ صفر ۱۳۸۲ھ

الفضل ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۱ وفا ۱۳۴۱ ہش ۱۱ جولائی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۵۸

RECD. ... 1.2.5.25

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت نخلہ پہنچ گئے

نخلہ ۱۰ جولائی ۔ محترم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل پونے سات بجے صبح بذریعہ موٹر کار ربوہ سے روانہ ہو کر سوا نو بجے بخیر و عافیت نخلہ پہنچ گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب معہ اہل و عیال، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب معہ اہل و عیال محترم سید میر داؤد احمد صاحب ۔ محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب بھی نخلہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ایک دن پہلے ہی نخلہ تشریف لے گئی تھیں۔ تاکہ حضور کی تشریف آوری سے قبل انتظامات مکمل فرما سکیں۔ اس علاقہ میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی بہت قلت ہے۔

ضروری اعلان

احباب کرام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط حسب معمول ربوہ کے پتہ پر ہی بھجواتے رہیں۔ ڈاک روزانہ ربوہ سے نخلہ پہنچانے کا انتظام ہے نخلہ کے پتہ پر ڈاک بھجوانے کی صورت میں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع
۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس اور خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ مجالس کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں۔ اس سلسلہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو

جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا

"یاد رکھو میں جو اصلاحِ خلق کیلئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اُس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے۔ اس کے لئے کچھ نہیں ہے وہ جیسا تہیدست آیا تھا تہیدست جاتا ہے۔ یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہ اللّٰہ فی صحابی۔ گویا صحابہؓ خدا کا روپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب بندگانِ خدا کا قرب ہے اور خدا تعالےٰ کا ارشاد کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سِرّ ہے جسکو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا بلکہ وہ اپنے دوستوں کے امراض کی تشخیص کر کے حسب موقعہ ان کی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً وہ ان کے امراض کا ازالہ کرتا رہتا ہے۔ اب جیسے آج مَیں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج ہی تقریر سنکر چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے۔ لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے وہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے جس میں تبدیلی نہیں ہے وہ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى کا مصداق ہے۔ مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم تقریر

جماعتی ترقی کیلئے چند ضروری امور

• ہر جگہ قرآن کریم کے درس جاری کئے جائیں • تعلیمی ترقی کی کوشش کی جائے • تجارت کی طرف توجہ کی جائے اور • وقفِ زندگی کی تحریک کو مضبوط بنایا جائے • مرکز سلسلہ میں بار بار آنے کی کوشش کی جائے۔

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں جو تقریر فرمائی تھی اس کا ایک حصہ الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۴۶ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اب اس کا دوسرا حصہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:-

کچھ عرصہ ہوا میں نے جماعت کے دوستوں کو بعض تحریکات کی تھیں جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ ان پر عمل کئے بغیر جماعت کلی طور پر کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت نے ان کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اب میں پھر دوستوں کو ان تحریکات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ان میں سے ایک تحریک تو یہ ہے کہ

ہر جگہ قرآن کریم کے درس جاری

کئے جائیں۔ اور کوشش کی جائے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کا کام یہ ہے کہ وہ جماعت کی نگرانی رکھیں اور دیکھیں کہ ان میں سے کون کون لوگ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے۔ پھر جو لوگ ایسے ہوں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا جائے اور اس بارہ میں اس قدر قصد سے کام لیا جائے کہ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو اور جو لوگ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہوں۔ ان کے متعلق کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں دوسرے علوم سے واقفیت پیدا ہو۔

پھر میں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ چونکہ دنیوی تعلیم بھی

نہایت اہم چیز

ہے۔ اس لئے ہر جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے افراد کا جائزہ لے اور کوشش کرے کہ جماعت کا کوئی لڑکا ایسا نہ ہو جو کم از کم پرائمری پاس نہ ہو۔ پھر جو لڑکے پرائمری پاس ہوں ان کے متعلق کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ مڈل تک تعلیم حاصل کریں۔ جن کی تعلیم مڈل تک ہے ان کے متعلق کوشش کریں کہ وہ انٹرنس پاس کریں۔ اور جو لڑکے انٹرنس پاس ہیں ان کے متعلق کوشش کریں کہ وہ کالج میں داخل ہوں اور ایف۔اے یا بی۔اے پاس کریں۔ غرض تعلیم کو ترقی دینا ہماری جماعت کا

اہم ترین فرض ہے

اس طرح ایک طرف تو خود ان کے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوگی۔ اور دوسری طرف جماعت کی طاقت اور اس کی قوت میں بھی اضافہ ہوگا۔ پس میں جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ فوراً اس قسم کے نقشے پُر کر کے نظارت میں بھجوائیں کہ ہر جماعت میں پانچ سے بیس سال تک کی عمر کے کتنے لڑکے ہیں۔ ان میں سے کتنے پڑھتے ہیں اور کتنے نہیں پڑھتے۔ اور جو پڑھتے ہیں وہ کون کونسی جماعت میں پڑھتے ہیں۔ پھر جو نہیں پڑھتے ان کے والدین کو تحریک کی جائے کہ وہ انہیں تعلیم دلوائیں۔ اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ لڑکے سکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔ اور ہائی سکولوں میں سے پاس ہونے والوں لڑکوں میں سے جن کے والدین صاحب استطاعت ہوں۔ ان کو تحریک کی جائے کہ وہ انہیں یہاں کالج میں پڑھنے کے لئے بھیجیں تا کہ ہماری جماعت دنیوی تعلیم کے لحاظ سے بھی دوسروں پر فوقیت رکھنے والی ہو۔

تیسری تحریک

جو کچھ عرصہ سے میں جماعت کو کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کو اب تجارت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ میں نے بارہا بتایا ہے کہ تجارت ایسی چیز ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں بہت بڑا اثر و رسوخ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے دو نوجوان افریقہ گئے

ایک کو ہم نے کہا کہ تمہیں خرچ کے لئے ہم ۲۵ روپے ماہوار دیں گے۔ مگر دوسرے سے ہم نے کہا کہ تمہارے اخراجات برداشت کرنے کی ہمیں توفیق نہیں۔ اس نے کہا توفیق کا کیا سوال ہے۔ میں خود محنت مزدوری کر کے اپنے لئے روپیہ پیدا کروں گا۔ سلسلہ پر کوئی بار ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم نے کہا۔ یہ تو بہت مبارک خیال ہے۔ اگر

ایسے نوجوان ہمیں میسر آجائیں

تو اور کیا چاہیئے۔ چنانچہ وہ دونوں گئے۔ اور انہوں نے پندرہ روپیہ چندہ ڈال کر تجارت شروع کی۔ اب ایک تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہی نوجوان جنہوں نے پندرہ روپے سے تجارت شروع کی تھی۔ اب تک ایک ہزار روپیہ تبلیغی اخراجات کے لئے چندہ دے چکے ہیں اور اپنا گذارہ بھی اتنی مدت سے عمدگی کے ساتھ کرتے آرہے ہیں۔ اس کے علاوہ، مقامی مشن کے ذمہ ان کا

چالیس پونڈ کے قریب قرض

بھی ہے۔ جو انہوں نے اپنی تجارت کے نفع سے دیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم اس سے بھی زیادہ روپیہ کما لیتے۔ مگر چونکہ گورنمنٹ نے مال کی درآمد و برآمد پر کئی قسم کی پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ اس لئے ہم زیادہ روپیہ کما نہیں سکے۔ ورنہ

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں

موجود ہیں کہ اس ملک میں بعض نوجوان ہزار ہزار دو دو ہزار روپیہ کے ساتھ آئے اور اب وہ لاکھ لاکھ ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے مالک ہیں۔

یہاں سے

ایک نوجوان امریکہ

بھاگ گیا تھا وہ ذہین تو تھا۔ مگر یہاں اسے دین سے کوئی انس نہیں تھا غیر ملک میں جا کر اسے دین سے بھی انس پیدا ہو گیا اور اس نے روپیہ بھی کمانا شروع کر دیا۔ یہاں سے وہ جہاز میں چوری چھپے بیٹھ کر گیا تھا راستہ میں پکڑا گیا تو اسے جہاز میں

کوئلہ ڈالنے پر مقرر

کر دیا گیا۔ اس طرح وہ امریکہ پہونچا۔ ایک پیسہ بھی اس کے پاس نہیں تھا۔ مگر اب بھی سال میں دو تین ہزار روپیہ چندہ بھیج دیتا ہے۔

ابھی تھوڑے دن ہوئے اس نے تحریک جدید کے امانت فنڈ میں تیس پینتیس ہزار روپیہ بھجوایا ہے۔ اس کے علاوہ چھ سات ہزار روپیہ اس نے وصیت کا بھی بھیجا ہے۔ حالانکہ یہاں سے وہ بغیر کسی پیسہ کے گیا تھا۔

غرض

نوجوان اگر ہمت سے کام لیں

تو غیر ممالک میں جا کر وہ ہزاروں روپیہ بڑی آسانی سے کما سکتے ہیں۔ گو میں حیران ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض نوجوانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اگر ان کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔ تو اس کو محنت سے سرانجام دینے کی بجائے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں میں نے وقف زندگی کی تحریک کی اور

رہیں۔ مَیں نے بڑی وضاحت سے جماعت کے نوجوانوں کو بار بار سمجھایا کہ دیکھو تمہیں بطور حق کے ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا۔ تمہیں اپنے پاس سے کھانا کھانا پڑے گا۔ تمہیں پیدل سفر کرنا پڑے گا۔ تمہیں فاقے کرنے پڑیں گے تمہیں ماریں کھانی پڑیں گی۔ تمہیں ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑیں گی اور

تمہارا فرض ہوگا

کہ ان تمام حالات میں ثابت قدم رہو اور استقلال سے خدمت دین میں معروف رہو یہ سبق میں اپنے خطبات میں دہراتا اور بار بار دہراتا ہوں پھر میں اسی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ نوجوانوں کو خود انٹرویو کے لئے اپنے سامنے بلاتا ہوں اور کہتا ہوں دیکھو تم نے میرے خطبات تو پڑھے ہوں گے اب پھر مجھ سے سن لو۔ تمہیں کوئی پیسہ نہیں ملے گا کیا تمہیں منظور ہے وہ کہتے ہیں منظور ہے۔ پھر کہتا ہوں تمہیں پیدل سفر کرنا پڑیگا کیا اس کے لئے تیار ہو وہ کہتے ہیں پوری طرح تیار ہیں پھر کہتا ہوں تمہیں جنگلوں میں جانا پڑے گا۔ کیا اس کے لئے تیار ہو وہ کہتے ہیں ہم جنگلوں میں جانے کے لئے بھی تیار ہیں پھر کہتا ہوں تمہیں فاقے بھی آئیں گے کیا تم فاقہ کے لئے تیار ہو وہ کہتے ہیں ہم فاقہ کے لئے بھی تیار ہیں۔ میں کہتا ہوں تمہیں لوگوں سے ماریں کھانی پڑیں گی کیا تم اس کے لئے بھی تیار ہو وہ کہتے ہیں ہم ماریں کھانے کے لئے بھی تیار ہیں۔ غرض یہ سبق انہیں خوب یاد کرایا جاتا اور بار بار ان کے سامنے دہرایا جاتا ہے اس کے بعد

جب ہم سمجھ لیتے ہیں

کہ یہ سبق ان کو خوب یاد ہو چکا ہوگا۔ تو ہم کہتے ہیں جاؤ سندھ میں جو سلسلہ کی زمینیں ہیں اُن پر کام کرو۔ منشی کا کام تمہارے سپرد کیا جاتا ہے۔ جاتے ہیں تو تیسرے دن مینیجر کی طرف سے تار آ جاتا ہے کہ منشی صاحب بھاگ گئے ہیں کیونکہ وہ کہتے تھے میرا دل یہاں نہیں لگتا کوئی ایک مثال ہو تو اسے برداشت کیا جائے دو مثالیں ہوں تو انہیں برداشت کیا جائے۔ مگر ایسی کئی مثالیں ہیں کہ بعض نوجوانوں نے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کا عہد کرتے ہوئے

اپنی زندگیاں وقف کیں

مگر جب ان کو سلسلہ کے کسی کام پر مقرر کیا گیا تو بھاگ گئے محض اسلئے کہ تکالیف ان سے برداشت نہیں ہو سکتیں۔ اس قسم کے مواد کو لے کر کوئی جرنیل کیا لڑ سکتا ہے۔ آدمی کو کم از کم یہ تو تسلی ہونی چاہئیے کہ میں بھی جان دینے کے لئے تیار ہوں اور میرا ساتھی بھی خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنی جان دینے کے لئے تیار بیٹھا ہے مگر یہاں یہ حالت ہے کہ بعض نوجوان اپنی زندگی وقف کرتے ہیں اور پھر ذرا سی محنت اور ذرا سی تکلیف پر کام چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں اور جب ان میں سے کسی کو سرزنش کی جاتی ہے تو جماعتیں اسکو اپنے گلے سے لپٹا لیتی ہیں اور لکھتی ہیں کہ آپ کو اس کے متعلق کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ورنہ یہ آدمی بڑا مخلص ہے اور سلسلہ کے لئے بڑی قربانی کرنے والا ہے حالانکہ

چاہئیے یہ تھا

کہ جب ایسا شخص واپس آتا تو بیوی اپنے دروازے بند کر لیتی اور کہتی کہ میں تمہاری شکل دیکھنے کے لئے تیار نہیں۔ بچے اس سے منہ پھیر لیتے اور کہتے کہ تم دین سے غداری کا ارتکاب کر کے آئے ہو ہم تم سے ملنے کے لئے تیار نہیں دوست اس سے منہ موڑ لیتے کہ ہم تم سے دوستی رکھنے کے لئے تیار نہیں تم نے تو موت تک اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کی تھی اب تم خود واپس نہیں آ سکتے۔ تمہاری روح ہی آ سکتی ہے مگر وہ روح بھی یہاں نہیں آئے گی اللہ تعالیٰ کے حضور جائے گی۔ اسلئے تمہارا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مگر بعض جماعتیں ایسے لوگوں کو بڑے پیار سے اپنے گلے لگاتی اور سینہ سے چمٹانے لگ جاتی ہیں۔ ہم جب بچے تھے تو حضرت ام المومنین

ہمیں کہانی سنایا کرتی تھیں

کہ ایک جولاہا کہیں کھڑا تھا کہ بگولا اٹھا اور وہ اسکی لپیٹ میں اڑتے اڑتے کسی شہر کے پاس آ گرا۔ اس شہر میں ایک نیم پاگل بادشاہ رہا کرتا تھا اور اسکی ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ کئی شہزادوں نے رشتہ کی درخواست کی مگر اس نے سب درخواستوں کو رد کر دیا اور کہا کہ میں اپنی لڑکی کی شادی کسی فرشتہ سے کروں گا۔ جو آسمان سے اترے گا۔ کسی اور کو رشتہ دینے کے لئے تیار نہیں جوں جوں دن گزرتے گئے لڑکی کی عمر بھی بڑی ہوتی گئی۔ ایک دن وہ جولاہا بگولے کی لپیٹ میں جو اس شہر کے قریب آ کر تنگ دھڑنگ گرا تو لوگ دوڑتے ہوئے بادشاہ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ حضور آسمان سے فرشتہ آیا ہے۔ اب اپنی لڑکی کی اس سے شادی کر دیں بادشاہ نے اپنی لڑکی کی جولاہے سے شادی کر دی۔ وہ بیچارہ پہاڑی آدمی تھا نرم نرم گدیلوں اور اعلیٰ اعلیٰ کھانوں کو وہ کیا جانتا تھا اسے تو سب سے بہتر یہی نظر آتا تھا کہ زمین پر ننگے بدن سوئے اور روکھی سوکھی روٹی کھا لے مگر جب

بادشاہ کا داماد بنا

تو اس کی خاطر تواضع ہونے لگی۔ نوکر کبھی اسکے لئے پلاؤ پکائیں۔ کبھی زردہ پکائیں۔ کبھی مرغا تیار کریں پھر جب بستر پر لیٹے تو نیچے بھی گدیلے ہوتے اور اوپر بھی اور کئی خادم اسے دبانے لگ جاتے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنی ماں سے ملنے کے لئے آیا ماں نے اسے دیکھا تو گلے سے چمٹا لیا اور رونے لگی کہ معلوم نہیں اتنے عرصہ میں اس پر کیا کیا مصیبتیں آئی ہوں گی جولاہا بھی چیخیں مار مار کر رونے لگ گیا اور کہنے لگا۔ اماں میں تو بڑی مصیبت میں مبتلا رہا۔ ایک ایک دن گزارنا میرے لئے مشکل تھا کوئی ایک تکلیف ہو تو بیان کروں۔ میرے تو پور پور میں دکھ بھرا ہوا ہے۔ اماں کیا بتاؤں مجھے صبح شام لوگ کیڑے پکا کر کھلاتے چاول جو اسے کھانے کے لئے دئے جاتے تھے۔ اُن کا نام اس نے کیڑے رکھ دیا، پھر وہ نیچے بھی روئی رکھ دیتے اور اوپر بھی اور مجھے مارنے لگ جاتے یعنی دبانے کو اس نے مارنا قرار دیا اس طرح ایک ایک کر کے اس نے سارے احسانات گنانے شروع کئے۔ ماں نے یہ سنا تو چیخیں مار کر رونے لگ گئی اور کہنے لگی

ہے پُت تجھ پہ یہ یہ دُکھ

یعنی اتنی چھوٹی سی جان اور یہ یہ مصیبتیں۔ یہی حال بعض واقفین کا ہے کہ جماعتیں ان کو گلے لپٹاتی ہیں۔ سینہ سے لگاتی ہیں اور کہتی ہیں

ہے پُت تجھ پہ یہ یہ دُکھ

بہرحال ہمیں واقف چاہئیں مگر بزدل اور پاگل واقف نہیں بلکہ وہ ہر قسم کے شدائد کو خوشی کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں جہاں واقفین میں سے اس حصہ کی مذمت کرتا ہوں وہاں میں دوسرے حصہ کی تعریف کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نوجوانوں میں ایسے واقفین زندگی بھی ہیں جنہیں ہر قسم کے خطرات میں ہم نے ڈالا مگر انہوں نے ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ وہ

پوری مضبوطی کے ساتھ ثابت قدم رہے

اور انہوں نے دین کی خدمت کے لئے کسی قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ چونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ وسیع کرنے کے لئے ابھی مبلغین کے ایک بلے سلسلہ کی ضرورت ہے اس لئے میں جماعت کے نوجوانوں کو

پھر وقف زندگی کی تحریک کرتا ہوں

اور ماں باپ کو اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتا ہوں کہ جب تک ہر باپ یہ اقرار نہیں کرتا کہ میں اپنی اولاد اسلام کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوں۔ جب تک ہر ماں یہ اقرار نہیں کرتی کہ وہ دین کے لئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست اور ایک ضروری گذارش

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی)

احباب جماعت کو اخبار الفضل کے ذریعہ علم ہو گیا ہو گا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کچھ عرصہ سے کافی خراب چلی آ رہی ہے۔ آپ کو گردے کی درد کی تکلیف اور بائیں کولھے کے جوڑ میں سوزش اور درد ہے نیز شدت گرمی کے باعث Heat exhaustion بھی ہے اور ان تمام عوارض کے باعث آپ کو کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی جیسے نافع الناس وجود کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ خاکسار کے دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر دوست حضرت میاں صاحب کو اس بیماری میں بھی تکلیف دیتے رہے ہیں اور ملاقاتوں کا سلسلہ نیز درخواستوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جس کی وجہ سے حضرت میاں صاحب کو مزید کوفت ہوتی ہے تمام احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب کی اس بیماری اور کمزوری کے پیش نظر آپ کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچائیں۔ لہٰذا خاکسار طبی لحاظ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ دوست کم سے کم ملاقاتوں کے لئے تشریف لائیں۔ سوائے اشد ضروری جماعتی کام کے حضرت میاں صاحب سے ملنے کی کوشش نہ کی جائے اور نہ ہی درخواستیں بھجوائی جائیں۔ اشد مجبوری کے لئے اگر ملاقات کرنی مقصود ہو تو صرف صبح آٹھ بجے سے نو بجے کے درمیان ملاقات ہو سکے گی۔ امید ہے تمام احباب اس کی پابندی فرما دیں گے۔ خصوصاً اہل ربوہ جن میں مستورات بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

اپنی اولاد کو قربان کرنا اپنے لئے سعادت کا موجب سمجھے گی اس وقت تک ہم دین کی ترقی کے لئے کوئی مضبوط اور پائیدار بنیاد قائم نہیں کر سکتے ہم میں سے ہر مرد اور ہر عورت کا یہ ایمان ہونا چاہیئے کہ اگر دین کے لئے اس کی اولاد قربان ہو جائیگی تو اس کی موت انتہائی سکھ کی موت ہوگی اور اگر سلسلہ کے لئے اس کی اولاد ہر قسم کی قربانی سے کام نہیں لے گی تو اس کی موت کی گھڑیاں انتہائی دکھ اور تکلیف میں گزریں گی۔ یہ ایمان ہے جو ہمارے اندر پیدا ہونا چاہیئے۔ جب تک ہم میں سے ہر مرد اور عورت میں فدائیت اور جاں نثاری کا یہ جذبہ پیدا نہ ہو اس وقت تک ہم ایک مضبوط اور ترقی کرنے والی قوم کی بنیاد نہیں رکھ سکتے ایک اعلان میں نے یہ کیا تھا کہ جماعت کے نوجوان اپنے آپ کو اس رنگ میں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کریں کہ مرکز کی طرف سے انھیں جہاں بھی تجارت کرنے کے لئے کہا جائے گا وہاں وہ جائیں گے اور اپنے ذاتی کاروبار کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ بھی کرتے رہیں گے۔

تجارت ایک ایسی چیز ہے

جس میں انسان بغیر کسی خاص سرمایہ کے بہت تھوڑی محنت کے ساتھ کامیاب ہو سکتا ہے جو لوگ اس طرف توجہ کریں گے وہ نہ صرف اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے روزی کا سامان پیدا کریں گے بلکہ دین کی خدمت کے لئے چندہ بھی دے سکیں گے اور سلسلہ کی اشاعت کو بھی وسیع کرنے کا موجب نبیں گے ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوان اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے آپ کو تجارت کے لئے وقف کریں اگر انھیں کام سیکھنے کی ضرورت ہوئی تو ہم انھیں کام سکھائیں گے انھیں تجارت کے لئے موزوں مقام بتائیں گے۔ انھیں کارخانوں سے مال دلوا دیں گے اور اگر کوئی مشکل پیش آئے گی تو اس کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ افریقہ میں ایسا ہی ہوا کہ بعض لوگ وہاں تجارت کے لئے گئے تو ہم نے اپنی ضمانت پر انھیں کارخانوں سے مال دلوا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں ہی وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گئے اگر ہماری جماعت کے نوجوان اس طرف توجہ کریں تو ہم قلیل ترین عرصہ میں سارے ملک میں اپنے تاجر اور صناع پھیلا سکتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ جس جس علاقہ میں ہمارا تاجر اور صناع ہوگا، وہاں علاقوں میں صرف ان کی تجارت اور صنعت ہی کامیاب نہیں ہوگی بلکہ جماعت بھی پھیلے گی ایک اور امر جس کی طرف میں اس موقعہ پر جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہے اس انسٹی ٹیوٹ کے ماتحت ہم ملک کے مختلف حصوں میں

بعض کارخانے کھولنے کا ارادہ

رکھتے ہیں جس کے لئے ہمیں روپیہ کی ضرورت ہوگی جماعت کو چاہیئے کہ وہ تیار رہے اور جب مرکز کی طرف سے تحریک ہو تو اس میں پورے جوش کے ساتھ حصہ لے خصوصیت کے ساتھ میں کارخانہ داروں اور تاجروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنے آپ کو منظم کرنے کی کوشش کریں اور سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ماتحت جو کارخانے کھولے جائیں گے ان میں حصہ لیں تاکہ ہماری جماعت صنعت وحرفت کے میدان میں بھی ترقی کر سکے اور مزدوروں اور ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ترقی کا سامان پیدا ہو۔

حقیقت یہ ہے

کہ اگر ہم ادنیٰ اور پس ماندہ اقوام کو اسلام میں داخل کرنا چاہیں تو ہمارے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ یا تو ہمارے پاس بہت بڑی زمینیں اور جائدادیں ہوں اور یا پھر صنعت وحرفت کے لحاظ سے ہمارے پاس کافی طاقت ہو۔

مجھے ایک دفعہ کانگڑہ کے ضلع سے ایک شخص جو اپنی قوم کا لیڈر تھا ملنے کے لئے آیا اور اس نے کہا ہمارے سات ہزار آدمی اسلام لانے کے لئے تیار ہیں میں نے کہا یہ تو بڑی اچھی بات ہے لیکن آپ کو یہاں آنے کی کیا ضرورت پیش آئی! کہنے لگا کوئی بات نہیں ہم کاشتکاری کرتے ہیں اور روپیہ ہمارے پاس کافی ہے اپنے متعلق بتایا کہ میں ٹھیکیدار ہوں اور مجھے مالی رنگ میں کسی قسم کی احتیاج نہیں میں نے کہا پھر بھی کوئی بات تو ہوگی کہ آپ اور لوگوں کو چھوڑ کر میرے پاس آئے ہیں کہنے لگا صرف اتنی بات ہے کہ ہماری قوم جس جگہ بسی ہوئی ہے وہ زمین ایک ہندو ٹھاکر کی ہے جس دن ہم مسلمان ہوتے ہندو ٹھاکر نے ہمیں نوٹس دے دینا ہے کہ اپنا سامان اٹھاؤ اور یہاں سے نکل جاؤ اگر آپ ہمارے لئے زمین کا انتظام کر دیں تو

ہم مسلمان ہونے کے لئے بالکل تیار ہیں

مکان وغیرہ ہم خود بنالیں گے ہمیں اس کے لئے کسی مدد کی ضرورت نہیں ہوگی میں نے کہا میں تو تم سے بھی زیادہ مجبور ہوں سات ہزار آدمیوں کو بسانے کے لئے میں کہاں سے زمین لاؤں اس نے کہا لوں تو علماء بھی کہتے ہیں کہ ہم کلمہ پڑھانے کے لئے تیار ہیں مگر وہ یہ نہیں بتاتے کہ ان سات ہزار آدمیوں کا پھر بنے گا کیا! اور جب یہ نکال دیئے جائیں گے تو ان کو مکانوں کے لئے زمین کہاں سے ملے گی۔ اب دیکھو کس طرح سات ہزار آدمی مفت اسلام میں داخل ہو رہا تھا مگر ایک منٹ کے اندر اندر ہاتھ سے نکل گیا اسی طرح اور بہت سے مقامات ہیں جہاں سات سات دس دس ہزار آدمی منٹوں میں اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں وہ بیزار ہیں اپنے مذاہب سے اور بیزار ہیں اپنے مذاہب کے علمبرداروں سے نہ ان کے مذہب میں نور ہے نہ ہدایت ہے نہ علم ہے نہ دینی اور دنیوی ترقی کا کوئی سامان ہے اور نہ کوئی اور خوبی ہے اگر ان کی اصلاح اور ترقی کے لئے تجارت اور صنعت وحرفت کے میدان میں ہماری جماعت مضبوط ہو جائے اور مختلف مقامات پر کارخانے کھل جائیں تو ان کے کام کے لئے بھی بہت کچھ گنجائش نکل سکتی ہے۔ کانگرس نے

دیہات سدھار

کے نام سے جو سکیم جاری کی تھی اس کی غرض بھی درحقیقت ہندو مذہب کی مضبوطی تھی کیونکہ اس ذریعہ سے جب مزدور طبقہ کو کام مل جاتا ہے تو ہندو مذہب پر وہ اور زیادہ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتے ہیں بہرحال اگر مختلف مقامات پر کارخانے جاری ہو جائیں اور جماعتیں ان میں حصہ لیں تو یہ تبلیغ اسلام کا ایک ایسا کامیاب ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعہ ہزاروں ہزار مزدوروں کے لئے کام کرنے کا موقع پیدا ہو جائیگا اس کے بعد جب ہم ان کو اسلام کی دعوت دیں گے تو ان کے لئے اسلام قبول کرنا موجودہ حالات کی نسبت زیادہ آسان ہوگا یہ وہ

اہم اور ضروری تحریکات

ہیں جو جماعت کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھنی چاہئیں یعنی تعلیم القرآن کو عام کرنا دنیوی تعلیم کے حصول میں ترقی کرنا تحریک جدید کے چندہ میں حصہ لینا دفتر دوم کو مضبوط کرنا۔ وقف زندگی کی تحریک میں اپنے آپ کو پیش کرنا وقف تجارت میں اپنا نام لکھوانا۔ صنعت وحرفت کی ترقی کے لئے جو کارخانے جاری کئے جانیوالے ہیں ان میں حصہ لینا اگر ان تمام تحریکات میں جماعت پورے جوش کے ساتھ حصہ لے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کا ایک ایسا مکمل دائرہ تیار ہو جاتا ہے کہ جس کے بعد جماعت بغیر کسی تکلیف کے اپنے کاموں کو جاری رکھ سکتی ہے اور وہ لٹریچر بھی جو تبلیغی ضرورتوں کے لئے تیار کیا جا چکا ہے یا آئندہ تیار ہو آسانی سے مختلف ممالک میں پھیلایا جا سکتا ہے میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ فضائل القرآن کے موضوع پر گزشتہ سالوں میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو تقاریر میں کرتا رہا ہوں (یعنی ۲۹ء، ۳۰ء، ۳۱ء، ۳۲ء اور ۳۶ء میں) ان کو بھی کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے

چونکہ انسانی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا میں دوستوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص یہ سوچ سمجھ کر میری لکھی ہوئی تفسیر کو پڑھے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن کریم کی تفسیر مکمل نہیں ہوئی۔ اصل بات یہ ہے کہ

میرا ترجمہ اور میری تفسیر

ہمیشہ ترتیب آیات اور ترتیب سور کے ماتحت ہوتی ہے اور یہ لازمی بات ہے کہ جو شخص اس نکتہ کو مدنظر رکھے گا وہ فوراً یہ نتیجہ نکال لے گا کہ اس ترتیب کے ماتحت فلاں فلاں آیات کے کیا معنی ہیں، فرض کرو ایک نکتہ یہاں ہے اور ایک وہاں اور درمیان میں جگہ خالی ہے تو ہوشیار آدمی دونوں کو دیکھ کر خود بخود درمیانی خلا کو پر کر سکے گا اور وہ سمجھ جائیگا کہ جب یہ نکتہ فلاں بات کی طرف توجہ دلاتا ہے اور وہ نکتہ فلاں بات کی طرف تو درمیان میں جو کچھ ہوگا وہ بہرحال وہی ہو گا جو ان دونوں نکتوں کے مطابق ہو اگر درمیانی مضمون کسی اور طرف چلا جائے تو دائیں بائیں کے مضامین بھی لازماً ادھورے رہ جائیں گے اور

سلسلہ مطالب کی کڑی

ٹوٹ جائیگی پس میں چونکہ ہمیشہ ترتیب آیات اور ترتیب سور کو محفوظ رکھ کر تفسیر کیا کرتا ہوں اس لئے اگر کوئی شخص میری ترتیب کو سمجھ لے تو خواہ میں نے کسی آیت کی کہیں تفسیر کی ہوگی اور کسی آیت کی کہیں درمیانی آیات کا حل کرنا اس کیلئے بالکل آسان ہوگا کیونکہ ترتیب مضمون اسے کسی اور طرف جانے ہی نہیں دیگی اور وہ اس بات پر مجبور ہوگا کہ باقی آیتوں کے وہی معنی کرے جو اس ترتیب کے مطابق ہوں ایک لطیفہ یاد آگیا جب میں سورہ کہف کی تفسیر لکھنے بیٹھا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں کہ لاتقولن لشیٔ انی فاعل ذالک غداً الا ان یشاء اللہ اور اس کا پہلی آیات سے جوڑ کیا ہے میں دو تین گھنٹے سوچتا رہا مگر یہ آیت حل نہ ہوئی آخر میں گھبرا گیا اور میں نے کہا اچھا اگر اس وقت مجھے اس آیت کے معنے سمجھ میں نہیں آتے تو نہ سہی جب میں تفسیر لکھتے لکھتے یہاں پہنچوں گا تو دیکھا جائے گا جب میں سورۃ کہف کی تفسیر لکھتے لکھتے اس آیت سے پہلی آیت پر پہنچا تو اگلی آیت آپ ہی آپ حل ہو گئی اور میں نے سمجھ لیا کہ اس کے کیا معنی ہیں کیونکہ ان معنوں کے سوا کوئی اور معنے ترتیب آیات کے لحاظ سے بن ہی نہیں سکتے تھے ان دنوں مولوی شیر علی صاحب ولایت میں تھے لطیفہ یہ ہوا کہ جب مولوی شیر علی صاحب واپس آئے تو ملک غلام فرید صاحب انگریزی ترجمۃ القرآن کے نوٹ میرے پاس لائے میرے دل میں خیال گزرا کہ چلو یہی دیکھ لوں کہ لاتقولن لشیٔ انی فاعل ذالک غداً الا ان یشاء اللہ" کے

انہوں نے کیا معنے کئے ہیں جب میں نے دیکھا تو وہی معنے لکھے تھے جو میں نے کئے تھے۔ میں نے کہا مولوی شیر علی صاحب نے تو کمال کر دیا کہ جو آیت میرے لئے معمہ بنی رہی تھی اسے انہوں نے لندن میں ہی حل کر لیا۔ اس پر ملک غلام فرید صاحب کہنے لگے کہ یہ مولوی شیر علی صاحب کے معنے نہیں بلکہ آپ کے ہی معنے ہیں۔ آپ نے اگست ۱۹۲۸ء میں جو قرآن کریم کا درس دیا تھا اس میں آپ نے اس آیت کے یہی معنے کئے تھے اور مولوی صاحب نے اسی درس کے نوٹوں سے یہ معنے لئے تھے معلوم ہوتا ہے اس وقت بھی چونکہ میں ترتیب کے ماتحت تفسیر کر رہا تھا۔ اس لئے یہ آیت خود بخود حل ہو گئی اور بعد میں مجھے یاد بھی نہ رہا کہ میں نے اس کے کیا معنے کئے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ جب میں بغیر ترتیب کے اس پر غور کرنے بیٹھا تو مجھے اس کے کوئی معنے سمجھ میں نہ آئے لیکن ترتیب میں آکر حل ہو گئے۔ پس میری تفسیر کے متعلق

یہ اصولی گر یاد رکھنا چاہیئے

کہ میری تفسیر ہمیشہ ترتیب آیات کے ماتحت چلتی ہے اور جب کوئی تفسیر ترتیب کے ماتحت چل رہی ہو۔ تو ایسی حالت میں اگر کسی کو دو الگ الگ نکتے مل جائیں گے تو خواہ درمیان میں فاصلہ ہو وہ آسانی سے درمیانی آیات کی تفسیر نکال سکتا ہے کیونکہ وہ سمجھ جائیگا کہ صحیح تفسیر وہی ہو گی جو ان دو نکتوں کے مطابق ہو۔ جس طرح پٹواری جب کسی زمین میں الگ الگ مقامات پر کیلے گاڑ دیتا ہے تو پھر اسے کوئی مشکل نہیں رہتی۔ اور وہ آسانی سے پیمائش کر سکتا ہے رسی کا ایک کونہ ایک کیلے سے باندھ دیتا ہے اور دوسرا کونہ دوسرے کیلے سے اور وہ جانتا ہے کہ اب رسی ادھر ادھر ہو ہی نہیں سکتی اسی طرف جائے گی جس طرف کیلا ہو گا۔ اسی طرح میری تفسیر کے ٹکڑوں سے انسان سارے قرآن کریم کی تفسیر سمجھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ ہوشیار ہو اور قرآن کریم کو سمجھنے کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہو۔ بہر حال

فضائل القرآن کا مضمون

بھی نہایت اہم ہے اگر یہ مضمون مکمل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے براہین احمدیہ مکمل ہو جائے گی۔ لیکچر تو کئی سالوں سے تیار ہیں مگر ان میں سے چھپا ایک بھی نہیں اب ارادہ ہے کہ انہیں کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔

غرض جماعت کی دینی۔ دنیوی۔ علمی تجارتی۔ صنعتی۔ اقتصادی اور تربیتی ترقی کے لئے میں نے مختلف تحریکات کی ہوئی ہیں دوستوں کو ان سب تحریکوں میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ پھر سب سے بڑھ کر جو چیز اہمیت رکھنے والی ہے وہ محبت الٰہی ہے پس جماعت کو علاوہ اور تحریکات میں حصہ لینے کے کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرے اور انہیں ہمیشہ اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

پھر

زمینداروں کی اصلاح اور انکی بہبودی

کے متعلق بھی میرے ذہن میں ایک سکیم ہے مگر زمیندار بڑی مشکل سے قابو آتے ہیں۔ کئی باتیں ان کے فائدہ کی ہوتی ہیں مگر جب انہیں سمجھایا جاتا ہے تو ان باتوں کا قائل کرنا انہیں بڑا مشکل ہوتا ہے میں سوچ رہا ہوں کہ ان کی اصلاح کے لئے بھی کوئی قدم اٹھایا جائے۔ جس سے زمینداروں کا کام میں ترقی ہو اور پیداوار پہلے سے زیادہ ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کے یہ تمام طبقات پوری طرح مضبوط ہو جائیں۔ زمیندار بھی ترقی کی طرف اپنا قدم اٹھانا شروع کر دیں۔ تاجر اور صناع بھی مختلف علاقوں میں تجارت اور صنعت شروع کر دیں۔ مزدوروں اور ادنیٰ اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے بھی مختلف کارخانوں میں کام کرنے کے مواقع پیدا ہو جائیں تو ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ ہندو اور عیسائی اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ آج دنیا میں لاکھوں لوگ ایسے ہیں جو دل سے سمجھتے ہیں کہ اسلام سچا ہے مگر دنیوی روکیں ان کو اسلام قبول کرنے کی طرف اپنا قدم بڑھانے نہیں دیتیں۔ اگر ہماری جماعت کے تاجر اور صناع اور زمیندار اور کارخانہ دار سب کے سب منظم ہو جائیں اور مزدوروں اور ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ترقی کے لئے ہمارے پاس

تجارت اور صنعت و حرفت

کا ایک بہت بڑا میدان تیار ہو جائے تو ان لوگوں کے دلوں میں اسلام قبول کرنے کے متعلق جو ایک ظاہری ڈر پایا جاتا ہے وہ جاتا رہیگا اور وہ دلیری اور جرأت کے ساتھ اسلام میں داخل ہونا شروع کر دیں گے اس وقت ہمیں وہی نظارہ نظر آنے لگے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ پھر ہمیں یہ خبریں نہیں آئیں گی کہ آج دس آدمیوں نے بیعت کی ہے آج بیس نے بیعت کی ہے۔ آج تیس اور چالیس نے بیعت کی ہے۔ بلکہ ہمارے مبلغ دنیا کے مختلف اکناف سے ہمیں تاروں پر تاریں بھجوائیں گے کہ آج دس ہزار نے بیعت کی ہے آج پچاس ہزار نے بیعت کی ہے۔ آج ایک لاکھ نے بیعت کی ہے صرف اپنے ایثار اور قربانی کے معیار کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے جب ہم اپنے معیار کو اونچا کریں گے تو ہماری ترقی ایک قطعی اور یقینی چیز ہے جس میں کسی قسم کی روک پیدا نہیں ہو سکتی۔

میں آخر میں آپ لوگوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو قادیان میں

بار بار آنے کی کوشش کرنی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ قادیان میں ہماری جماعت کے افراد کو کثرت کے ساتھ آنا چاہیئے یہاں تک کہ آپ یہ بھی فرماتے کہ جو شخص قادیان میں بار بار نہیں آتا مجھے اس کے ایمان کے متعلق ہمیشہ شبہ رہتا ہے۔ یہ آپ لوگوں کا ہی قصور ہے کہ صرف جلسہ پر آتے ہیں دوسرے اوقات میں آنے کی بہت کم کوشش کرتے ہیں۔ اب تو میں سوائے بیماری یا سفر کے ہمیشہ مجلس میں بیٹھتا ہوں اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ دین کی باتیں دوستوں کو سکھاتا رہتا ہوں یہ بھی ایک نیا موقع ہے جس سے ہماری جماعت کے افراد کو فائدہ اٹھانا چاہیئے تا کہ آہستہ آہستہ وہ لوگ تیار ہو جائیں جو دین کی اشاعت کا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنے کے اہل ہوں اور ان کے متعلق یہ امید کی جا سکتی ہو کہ وہ ہر قسم کی قربانی پیش کر کے دین کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھنے کی کوشش کرینگے اس طرح میری خواہش ہے کہ ہر مسجد بلکہ

ہر محلہ میں درس جاری ہو

تا کہ لوگوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دین سیکھنے کے مواقع پیدا ہو سکیں۔ پس بجائے اسکے کہ آپ سارا زور انہی دنوں میں صرف کریں کوشش کرنی چاہیئے کہ دوسرے مواقع پر بھی مرکز میں آتے رہیں لوگوں میں مشہور ہے کہ پوربیا چوبیس گھنٹے میں صرف ایک وقت کھاتا ہے مگر خوب کھاتا ہے۔ آپ لوگ بھی ایسا ہی کرتے ہیں کہ اور ایام میں تو یہاں آنے کی کوشش نہیں کرتے اور سال بھر میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہاں پہنچنے کیلئے پورا زور صرف کر دیتے ہیں۔ آپ لوگوں کو دوسرے مواقع پر بھی بار بار آنا چاہیئے اور اس جگہ دین سیکھنے کے جو مواقع خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ ہمیشہ اپنے فضل اور رحم کی بارش آپ پر اور آپ کے تمام متعلقین اور رشتہ داروں پر برسائے تا کہ دین اور دنیا دونوں کی ترقیات کے سامان آپ کے لئے اور آپ کی آئندہ نسلوں کے لئے ہمیشہ جاری رہیں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

رسالہ الفرقان کے متعلق اطلاع

ماہ جولائی کا رسالہ پانچ تاریخ کو سب خریداروں کو بھیجا جا چکا ہے۔ رسالہ الفرقان ایک تبلیغی رسالہ ہے۔ جس میں عیسائیوں اہائیوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب بھی دئے جاتے ہیں اور اسلام کے فضائل پر ٹھوس مقالے شائع ہوتے ہیں۔ احمدیت کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی جاتی ہے۔ آپ بھی اس تبلیغی رسالہ کی خریداری منظور فرمائیں اس رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے شیخ حمید احمد رشید سینئر گراؤنڈ انجینئر پی آئی اے لاہور کو مورخہ ۱۳ر جون کو بمقام کوئٹہ اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کا پوتا اور شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کا نواسہ ہے۔

تمام احمدی بہن بھائی اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح اور با اقبال زندگی دے اسے دین و ملت کا سچا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم معرفت شیخ جمیل احمد صاحب رشید
۱۲ اسلام سٹریٹ مسلم ٹاؤن لاہور

درخواست دعا

میرے بھائی ڈاکٹر سراج الدین صاحب کا بندش پیشاب کی تکلیف کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہو رہا ہے وہ بہت کمزور ہیں اپنے بھائیوں سے ملتجیانہ دعا کا خواستگار ہوں (مصباح الدین)

جناب سٹی مجسٹریٹ صاحب لاہور

جناب محترم ایم این رضوی صاحب سٹی مجسٹریٹ صاحب لاہور تحریر فرماتے ہیں:-
پیر صلاح الدین صاحب پی سی ایس ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور نے مجھے بنیادی جمہوریت کے انتخابات کے زمانے میں بتایا کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے جو تکان ہو جاتی ہے اس سے محفوظ رہنے کے لئے سونے کی گولیوں کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔
"میں نے اس قول کو آزمایا اور درست پایا"
سونے کی گولیاں امراض پیشاب فاسفیٹ یوریٹ البیومن اور شکر کو دور کرتی ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کر کے جسم کو خدا کے فضل سے مضبوط بنا دیتی ہیں ایک ماہ کا کورس ۱۴ روپے

ناظم طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

ربوہ تا لاہور		ربوہ تا گوجرانوالہ	
۴ - ۴۵	(۱)	۶ - ۱۵	(۱)
۷ - ۲۰	(۲)	۱۱ - ۱۵	(۲)
۱۰ - ۱۵	(۳)	۳ - ۳۰	(۳)
۱۲ - ۱۵	(۴)	برائے گوجرانوالہ اور لاہور ایڈوانس سیٹیں بک کی جاتی ہیں	
۳ - ۲۵	(۵)	ہر قسم کی سہولت اور آسانی کا خیال رکھا جاتا ہے۔	
۶ - ۱۵	(۶) ←	آخری ٹائم برائے لاہور	

سٹینڈ منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

قیمت نہ دیکھئے ——— معیار دیکھئے

بے بی ٹانک

گرائپ واٹر وغیرہ سے کچھ مہنگا تو ہے مگر بچوں کی صحت، طاقت اور خوبصورتی کے لئے بے نظیر بھی ہے اس سے:

۱۔ بچوں کے دانت جلد با آسانی مضبوط اور خوبصورت نکلتے ہیں
۲۔ بچوں کی بدہضمی تے اور دست وغیرہ دور ہو جاتے ہیں
۳۔ کمزوری سوکھا پن اور مٹی کھانے کی عادت دور ہوتی ہے۔
۴۔ دیر سے چلنے والے بچوں کی نشوونما تیز ہو جاتی ہے۔
۵۔ کمزور ٹیڑھے اور بے ڈول اعضاء والے ڈھیلے ڈھالے بچوں کے اعضا متناسب اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔

اسی لئے بے بی ٹانک استعمال کرنے والے بچے
خوبصورت ہوتے ہیں

قیمت فی شیشی تین روپے۔ ایجنٹوں کے لئے خاص مراعات
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور
شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انارکلی لاہور
رمضان میڈیکل سٹور کرشن بلڈنگ دی مال لاہور
راجہ ہومیو اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ
بشیر جنرل سٹور گولبازار ربوہ

معزز پیشہ، روشن مستقبل

صرف چھ ماہ میں ریگولر یا بذریعہ ڈاک کورسز میں داخلہ لے کر طب یونانی یا ہومیو پیتھک کی سند حاصل کریں، پراسپکٹس مفت طلب کریں۔
پرنسپل مسلم میڈیکل کالج ۱۲/۸ بادامی باغ لاہور

کرشمہ حکمت

خارش ہر قسم کا کامیاب علاج
خارش، دھدر، بالچڑ، گنج، لوط اور چمبل میں بہت مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ
دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چک ۵۹ (حافظ آباد) ضلع گوجرانوالہ

روز ایک انتہائی اعلیٰ وناسپتی

تیل کی پیلاہٹ (تیل کی گندگی) سے پاک چمکدار اور سفید ہے اس کی تیاری میں استعمال ہونے والے تیل کو پوری طرح صاف کر کے خودکار مشینیں میل کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیتی ہیں۔ لہذا گھی میں پیلاہٹ (میل) نہیں آنے پاتی،

ایک مشورہ

وناسپتی خریدتے وقت یہ ضرور دیکھ لیں کہ گھی دیکھنے میں سفید چمکدار تازہ ہلکا پھلکا صاف شفاف ہو۔ پیلا اور بغیر دانے کا وناسپتی بالکل نہ خریدیں کیونکہ یہ پوری طرح صاف نہیں ابھی اس میں میل کچیل باقی ہے۔

وناسپتی خریدتے وقت یہ یقین کر لیجئے کہ آپ پیلاہٹ سے پاک چمکدار سفید روز وناسپتی خرید رہے ہیں

۱۰ پونڈ Rs 15/50
۵ پونڈ Rs 8/-

روز وناسپتی

چمکدار سفید اور خالص

کنٹرول نرخوں سے بھی کم ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں۔ (ذکی پبلسٹی ملتان)

ہمدرد نسواں (جوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا، مکمل کورس انیس ۱۹ روپے، دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

38

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۷۲ - میں مرزا مجیب احمد ولد مرزا مبارک احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{61}$ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمد اس وقت -/۳۵۰ روپے ہے اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز حیدر آباد ڈویژن میں میری اراضی $\frac{1}{2}$ ۴۴ گھنٹے ۲۲ ایکڑ ہے۔ اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جس کی قیمت موجودہ ریٹ کے مطابق سات ہزار روپے ہے اور آئندہ بھی جو میری آمد ہوگی یا جائداد میں کمی بیشی ہوئی اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو دیتا رہوں گا جس کے حق میں یہ وصیت کررہا ہوں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد مرزا مجیب احمد - گواہ شد مرزا مبارک احمد وکیل الاعلیٰ۔ گواہ شد سید مسعود ابن سید محمد اسحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیکرٹری مجلس تحریک جدید۔

نمبر ۱۶۶۵۲ - میں مرزا اسلم بیگ ولد مرزا معظم بیگ قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ $\frac{12-3}{20}$ بیٹ روڈ ڈاکخانہ کوئٹہ پیشن ضلع بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا تھا جس سے حال ہی میں ریٹائر ہوگیا ہوں۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۲ء تک رخصت پر ہوں جس کی تنخواہ -/۱۰۵ روپے ماہوار کے حساب سے حاصل کرچکا ہوں۔ اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس رخصت کے اختتام پر میری ماہوار پنشن مقرر ہوگی جس کا ابھی تعین نہیں ہوا۔ کہ کتنی ہوگی اسکی اطلاع بعد میں مقرر ہونے پر مجلس کارپرداز کو دے دوں گا اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ آئندہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی اور میری آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی

مرزا اسلم بیگ بقلم خود $\frac{12-3}{20}$ بیٹ روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد مرزا مسعود بیگ قائد مجلس خدام الاحمدیہ $\frac{12-3}{20}$ پاٹ روڈ کوئٹہ گواہ شد عبدالرحمٰن خاں وصیت ۱۵۶۵۷ مکان نمبر $\frac{7}{39}$ ۶ اسلام آباد کوئٹہ۔

نمبر ۱۶۶۵۳ - میں زینب بی بی بنت رائے خان محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کوٹ سلطان ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{62}$ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے خدا تعالیٰ کے فضل سے والدین زندہ ہیں مجھے ان کی طرف سے پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے (۲) میں غیر شادی شدہ ہوں میرے پاس صرف ۲ عدد کانٹے سونے کے ہیں جن کا وزن اڑھائی تولے ہے اور ان کی قیمت -/۳۰۰ روپیہ بنتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی تازیست $\frac{1}{10}$ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرتی رہونگی نیز -/۳۰۰ روپیہ کا $\frac{1}{10}$ حصہ مبلغ -/۳۰ روپے نقد ادا کردوں گی۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ ۲۹ مئی ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ بقلم خود زینب بی بی بنت رائے خان محمد بھٹی کوٹ سلطان ضلع جھنگ۔ گواہ شد عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد اللہ بخش قائد خدام الاحمدیہ کوٹ سلطان۔

نمبر ۱۶۶۵۴ - میں زبیدہ خانم ناہید بنت چوہدری رحمت خان انچارج مشن ہاؤس لندن قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{62}$ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیورات وزنی ۹ تولہ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزن ۶ تولہ

انگوٹھی طلائی ۱ عدد وزن ۶ ماشہ

ہار طلائی ۱ عدد ۲ تولہ ۶ ماشہ

کل وزن ۹ تولہ موجودہ قیمت -/۱۴۰ روپے فی تولہ کے حساب -/۱۲۶۰ روپے بنتی ہے جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں علاوہ ازیں میری اس وقت اور کوئی جائداد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۱۳۵ روپے ہے میں اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ آئندہ جو میری ماہوار آمد ہوگی میں تازیست اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ ادا کرتی رہونگی

الامۃ زبیدہ خانم ناہید بقلم خود۔ ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ گواہ شد علی اکبر نائب ناظر تعلیم۔ گواہ شد فضل احمد نائب ناظر تعلیم۔

نمبر ۱۶۶۵۵ - میں غلام فاطمہ زوجہ عبدالرحمٰن قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن سمبڑیال ڈاکخانہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے ڈنڈیاں طلائی وزنی ۱۰ ماشے قیمتی -/۱۱۳ روپے اور مبلغ -/۵۰۰ روپے حق مہر جو کہ بذمہ خاوند ہے یعنی -/۶۱۳ روپے کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گا اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی مورخہ ۱۶ر فروری ۱۹۶۲ء

العبد غلام فاطمہ زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن۔ گواہ شد احمد دین راجپوت سمبڑیال۔ گواہ شد عبدالرحمٰن بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد امین امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ سمبڑیال

سوچئے

اکتوبر کی قرعہ اندازی میں شرکت کیلئے اب آپ ۱۶ر جولائی تک انعامی بونڈ خرید سکتے ہیں۔

سلسلہ "ایس" جاری ہے

جولائی کی قرعہ اندازی میں ۲۱۷۶ خوش قسمت لوگوں نے ۸ لاکھ روپے جیتے ہیں۔ انہیں جو دور اندیش ہیں وہ پھر قومی انعامی بونڈ زیادہ خریدینگے

انعامی بونڈ

کنبہ کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچایئے • قوم کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچایئے

NS/PG-8A ADARTS

سیاسی جماعتوں کی تشکیل کے مسودہ قانون پر بحث شروع ہو گئی

ایبڈو کے تحت نا اہل قرار دیئے گئے افراد کو سیاسی جماعتوں کی رکنیت سے محروم کرنیکی مخالفت

راولپنڈی ۱۰ر جولائی۔ کل قومی اسمبلی میں سیاسی جماعتوں کی تشکیل اور تنظیم سے متعلق وزیر قانون مسٹر محمد منیر کے پیش کردہ مسودہ قانون پر بحث شروع ہو گئی جن اصحاب نے اس بل کے حسن و قبح پر تقریریں کیں ان میں مشرقی پاکستان سے مولوی فرید احمد، سابق وزیر مسٹر ابوالقاسم خان اور مسٹر قمر الاحسن نمایاں تھے۔ مغربی پاکستان کے مقررین میں سردار بہادر خاں، نوابزادہ نصر اللہ خاں اور مخدوم حامد رضا گیلانی ممتاز رہے۔ ان حضرات نے مسودہ قانون کی ان دفعات پر بطور خاص اعتراض کیا جن کا مقصد یہ ہے کہ جو سیاسی لیڈر ایبڈو کے تحت نا اہل قرار پا چکے تھے انہیں کسی سیاسی تنظیم کا رکن نہ بننے دیا جائے۔ مولوی فرید احمد نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارے ملک کے عوام پورے شعور سے بہرہ ور ہیں۔ کوئی ایسا لیڈر جو بدعنوان ہے یا جس کا مقصد ملک کی سالمیت اور حفاظت کے خلاف ہے وہ عوام کے روبرو آنے کی جرأت ہی نہیں کر سکے گا۔ اور اگر آیا بھی تو عوام خود ہی اسے احترام اور مقبولیت سے محروم کر دیں گے۔

نوابزادہ نصر اللہ خاں نے اپنی تقریر میں اس شبہ کا اظہار کیا کہ بل کی متعدد دفعات موجودہ حکمرانوں کے سیاسی حریفوں کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہیں۔ سردار بہادر خاں نے بھی متعدد دفعات کی مخالفت کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ ہمارے ملک میں کوئی حکومت ابھی موجود نہیں ہے۔

اس بل پر بحث شروع ہونے سے قبل ہی وزیر قانون نے اپنی تحریک پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس بل کو دو اصولوں کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ سیاسی پارٹیوں کی تشکیل کی مکمل آزادی ہونی چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی بعض قسم کی سیاسی پارٹیوں کی تشکیل کی ممانعت کر دینی چاہیئے اور بعض خاص قسم کے افراد کو بھی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے منع کر دینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کسی ایسی سیاسی پارٹی کی تشکیل نہیں ہونی چاہیئے جس کا مقصد کسی ایسے خیال اور نظریہ کی تبلیغ ہو جو پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کے منافی ہو۔ اور نہ کسی شخص کو کوئی ایسی جماعت کی تشکیل کی اجازت ملنی چاہیئے جسے کسی دوسرے ملک سے مدد ملتی ہو یا اس کا کسی ایسی پارٹی سے تعلق ہو۔ ایوان بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ ایسے (غیر) ممالک کون سے ہیں اور ایسی پارٹیاں کونسی ہیں۔

آپ نے کہا جن افراد کو ایبڈو کے تحت نا اہل قرار دیا جا چکا ہے انہیں کسی سیاسی پارٹی کا ممبر بننے سے بھی روک دیا جائے کیونکہ ہر سیاسی پارٹی کا آخری مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ اختیارات حکومت اپنے ہاتھ میں لے اور ملک کا نظم و نسق چلائے۔

محمد بن بااللہ سے یوسف بن خدہ کے نمائندوں کی بات چیت شروع ہو گئی

"غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی" سعد بن دحلب کی توقعات

رباط ۱۰ر جولائی آزاد الجزائری حکومت کے دو نمائندوں اور نائب وزیر اعظم محمد بن بااللہ کے درمیان مصالحت کی بات چیت یہاں شروع ہو گئی ہے۔ دونوں نمائندے بات چیت کی کامیابی کے بارے میں بہت پُر امید ہیں۔

محمد بن بااللہ کل صبح قاہرہ سے زیورچ کے راستے یہاں پہنچے تھے الجزائر کی عارضی حکومت کے وزیر اطلاعات محمد یزید اور وزیر امور مملکت رباح بطاط گذشتہ روز رباط پہنچ گئے تھے۔ کل رات مسٹر رباح بطاط نے کسی نامعلوم مقام پر الجزائر کے سابق وزیر مملکت محمد خضر سے ملاقات کی کل صبح انہوں نے رباط میں مقیم متعدد ممتاز الجزائریوں سے بھی بات چیت کی۔ دوپہر کو مسٹر محمد یزید اور رباح بطاط نے الجزائر کی انتظامیہ کونسل کے ایک رکن ڈاکٹر حمیدو سے بھی تبادلہ خیالات کیا۔ الجزائری حکومت کے دونوں نمائندے کل شاہ مراکش حسن ثانی سے ملاقات کرنا چاہتے تھے مگر شاہ بعض تقریبات میں شرکت کر رہے تھے اس لئے ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔

آزاد الجزائری حکومت کے وزیر خارجہ سعد دحلب نے کل رات الجزائر ریڈیو سے ایک نشری تقریر میں کہا کہ الجزائری لیڈروں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں صرف کچھ غلط فہمیاں ہیں۔ آپ نے کہا — "حکومت کو انتظامیہ کونسل پر پورا اعتماد ہے ملک کی قومی اسمبلی کے انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ انتظامیہ کونسل عام انتخابات منعقد کرانے کے لئے قواعد وضع کر رہی ہے اور قومی اسمبلی کے انتخابات اگست میں ہوں گے

وزیر خارجہ نے بتایا حریت پسند فوج الجزائر میں داخل ہو گئی ہے۔ یہ فوج نہایت منظم ہے میرے خیال میں یہ نہیں ہو سکتا کہ الجزائر کے بعض فوجی ان کے خلاف بغاوت کر کے ان سے مقابلہ کریں گے

طیارہ کے حادثہ میں

چھیالیس لاشیں برآمد کر لی گئیں۔

جنار (صوبہ مہاراشٹر) ۱۰ر جولائی کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ اس پہاڑی سے جہاں اٹیلیا فضائی کمپنی کا ایک جیٹ طیارہ ۹۴ مسافروں سمیت گر کر تباہ ہو گیا تھا ۴۶ لاشیں برآمد ہو گئی ہیں۔ کل دو سو افراد پر مشتمل پولیس کی ایک جمعیت جنگل سے ڈھکی ہوئی اس پہاڑی پر موسلا دھار بارش میں لاشیں تلاش کرتی رہی لیکن جہاز کے بکھرے ہوئے شکستہ حصوں اور بدنصیب مسافروں کی ذاتی اشیاء کے درمیان انہیں ایک بھی ایسی علامت نہ دکھائی دی جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ ۸۵ مسافروں اور عملہ کے نو افراد میں سے کوئی شخص زندہ بچا ہے۔ توقع ہے کہ نجات دہندہ جماعتیں لاشوں کی پہلی کھیپ کے ساتھ عنقریب اس گاؤں میں پہنچ جائیں گی۔ الیٹالیا اور بھارت کے محکمہ فضائی تحفظ کے افسر آج صبح حادثہ کا موقع پر جائزہ لینے کے لئے روانہ ہو گئے۔

بجٹ سیشن کی روئداد دو ماہ تک شائع ہو گی

لاہور ۱۰ر جولائی۔ صوبائی اسمبلی کے بجٹ اجلاس کی روئیداد کم و بیش دو ماہ کے عرصہ میں شائع ہو سکے گی۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ روئیداد شائع کرنے میں معمول سے کچھ زیادہ وقت صرف ہو گا کیونکہ حالیہ اجلاس مسلسل ہوتے رہے۔ کوئی ناغہ یا رخصت ماسوائے ایک جمعہ کے نہیں ہوئی۔ چنانچہ اسمبلی کے رپورٹر اپنا کام اس دوران میں ختم نہیں کر سکے — پتہ چلا ہے جس زبان میں کسی رکن نے ایوان میں تقریر کی ہے اسی زبان میں اسے شائع کیا جائے گا۔ اس طرح روئیداد کی کتاب پانچ زبانوں (انگریزی، اردو، پنجابی، سندھی اور پشتو) کی تقریروں پر مشتمل ہو گی۔ اس مرتبہ سب سے کم تقریریں پنجابی زبان میں ہوئیں۔ یہ تقریریں تعداد میں صرف دو ہیں اور دو اراکان چوہدری سعی محمد (گجرات) اور ملک حبیب اللہ روکڑی (میانوالی) نے کیں۔ اردو کی تقریریں زیادہ ہیں۔

توقع ہے اسمبلی کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے والی کمیٹی اپنا کام اسی مہینے شروع کر دے گی۔

صدر میکاپیگل کے استقبال کی تیاریاں

کراچی ۱۰ر جولائی۔ کراچی میں فلپائن کے صدر ڈیوس داد و میکاپیگل کے استقبال کی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں آپ ۱۱ر جولائی کو پاکستان کے چھ روزہ دورہ پر یہاں پہنچیں گے۔ صدر میکاپیگل کا طیارہ ساڑھے آٹھ بجے صبح کراچی پہنچے گا۔ صدر ایوب ہوائی اڈہ پر صدر میکاپیگل اور ان کی اہلیہ کا استقبال کریں گے۔ ہوائی اڈہ پر شاہی مہمانوں کو گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔ اور اکیس توپوں کی سلامی دی جائیگی شاہی جلوس بندر روڈ اور وکٹوریہ روڈ کے راستے ایوان صدر روانہ ہو گا۔ وکٹوریہ روڈ اور شاہراہ عراق کے چوراہے پر شاہی مہمان کاروں سے اتر کر گھوڑا گاڑیوں میں سوار ہو جائیں گے اور اسی طرح ایوان صدر پہنچیں گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

۱۵ر جولائی — یوم ماہنامہ انصار اللہ

۱۵ر جولائی کا دن زیادہ سے زیادہ احباب کو ماہنامہ انصار اللہ کا خریدار بنانے میں صرف کیجئے — سالانہ چندہ پانچ روپیہ صرف۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)